نامق کمال اور ان کے افکار

ثروت صولت

(۱)

مشہور ترک ادیب اور رہنما نامق کمال — جن کے بارے میں خا
ادیب خانم نے لکھا ہے کہ ان کی ذات جدید ترکی کی محبوب ترین شخص
تھی اور ترکی کے افکار و سیاست کی تاریخ میں ان سے زیادہ کسی دوسری شخص
کی پرستش نہیں کی گئی (۱)۔ تکیر داغ میں ۲۶ شوال ۱۲۵۶ھ مط
۲۱ دسمبر ۱۸۴۰ء کو پیدا ہوئے۔ تکیر داغ بحیرۂ مارمورا کے کنارے تر
کے یورپی حصہ میں ایک قصبہ ہے۔

نامق کمال کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں مشہور ترک سپہ سا
توپال عثمان(۲) پاشا سے ملتا ہے جنہوں نے ۱۷۳۳ء اور ۱۷۳۶ میں نادر
ایرانی کو شکست دی تھی۔ اس کے بعد نامق کمال کے اجداد ہمیشہ م
سرکاری عہدوں پر فائز رہے، اگرچہ بعد میں ان میں سے ہر ایک بادشاہ
عتاب کا شکار بھی ہوتا رہا۔ نامق کمال کے سوانح نگاروں نے نامق کمال
سیرت کا نفسیاتی تجزیہ کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ نامق ک
کے اندر بغاوت اور احتجاج کا جو عنصر تھا وہ غالباً ان کو اپنے اجداد
وراثت میں ملا ہے(۳)۔ نامق کمال کے والد مصطفیٰ عاصم ایک زمانہ م
سلطان کے درباری منجم تھے۔ لیکن جب نامق پیدا ہوئے تو ان کی مالی حا

۱۔ Turkey Faces West از خالدہ ادیب خانم۔

۲۔ نامق کمال کا شجرہ نسب یہ ہے : نامق کمال(۱) ابن مصطفیٰ(۲) عاصم بے ابن شمس ا
بے(۳) ابن احمد(۴) راتب پاشا ابن توپال عثمان(۵) پاشا (نامق کمال از حکمت دزدار ا
صفحہ ۵ مطبوعہ استانبول ۱۹۷۱ء

۳۔ ایضاً۔

خراب ہوچکی تھی۔ دادا شمس‌الدین کے گھر پر قرض خواہوں نے قبضہ کر لیا تھا اور والد دوسروں کی مالی امداد کے محتاج ہوگئے تھے۔ غالباً یہی وجہ تھی کہ نامق کمال کا بچپن اور لڑکپن زیادہ تر نانا عبداللطیف کے پاس گذرا۔

دس سے سولہ سال کی عمر تک نامق کمال کا زیادہ وقت استانبول سے باہر گذرا۔ ۱۸۴۵ء سے ۱۸۴۸ء تک ڈھائی سال نانا کے ساتھ اناطولیہ کے شہر افیون قرہ حصار میں رہے۔ یہیں ان کی والدہ فاطمہ زہرا کا ۱۸۴۸ء میں انتقال ہوا۔ ان کے والد نے اس کے بعد دوسری شادی کرلی۔ نامق کمال نے عربی فارسی کی ابتدائی تعلیم اس زمانہ میں گھر پر ھی حاصل کی۔ اسی طرح فرانسیسی کی ابتدائی تعلیم بھی افیون قرہ حصار ھی میں حاصل کی۔ ماں کے انتقال کے بعد جب نانا نامق کمال کو استانبول لے آئے تو ان کو جدید طرز کی تعلیم حاصل کرنے کا پہلا موقع حاصل ہوا۔ لیکن قدرت نے ان کو مدرسہ کی تعلیم سے مستفید ہونے کا زیادہ موقع نہیں دیا۔ انہوں نے مدرسہ بایزید رشدیہ میں صرف تین ماہ اور ولیدہ مکتب میں صرف نو ماہ تعلیم حاصل کی۔ یہ نئے طرز کے مغربی مدرسہ تھے اور دور تنظیمات میں قائم ہوئے تھے۔

۱۸۵۳ء کے اوائل سے اگست ۱۸۵۴ء تک ڈیڑھ سال، نامق کمال ترکی کے انتہائی مشرقی شہر قارص میں رہے جہاں ان کے نانا کا تبادلہ ہوگیا تھا۔ قارص، روس کی سرحد کے قریب واقع تھا اور سرحدی اور پہاڑی شہر ہونے کی وجہ سے یہاں کا ماحول رزمیہ نوعیت کا تھا اور کہا جاتا ہے کہ نامق کمال کی سیرت پر اس ماحول کا بھی اثر پڑا۔ نامق کمال اب تیرہ، چودہ سال کے ہوگئے تھے۔ ان کی ابتدائی فکری اور ادبی تربیت اسی شہر میں ہوئی اور انہوں نے پہلا شعر بھی قارص ھی میں کہا۔ قارص کے بعد وہ اپنے نانا کے ساتھ استانبول آگئے جہاں ان کے والد بھی موجود تھے۔ یہاں والد نے اپنے بیٹے کی عربی اور فارسی کی تعلیم کے لئے معلم مقرر کردئے لیکن تعلیم کا یہ سلسلہ دس ماہ سے زیادہ جاری نہ رہ سکا کیونکہ اب نانا کو ملازمت کے سلسلے میں بلغاریہ کے

شہر صوفیہ جانا پڑا جو اس وقت سلطنت عثمانیہ کا ایک حصہ تھا۔ چنانچہ نامق کمال ۱۰ مئی ۱۸۵۰ء کو صوفیہ پہنچ گئے۔

صوفیہ کا دوسالہ قیام نامق کمال کی زندگی میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ان کی شاعری کا باقاعدہ آغاز اسی شہر سے ہوا۔ چودہ سال کی عمر سے انھوں نے شعر کہنے شروع کردئے تھے اور کہا جاتا ہے کہ صوفیہ کے قیام کے دوران انھوں نے اس کثرت سے شعر کہے جن سے پورا دیوان مرتب ہوسکتا تھا۔ لیکن ان کا اس زمانے کا کلام کلاسیکی ترک شعراء کے تتبع میں روائتی انداز کا تھا۔ انھوں نے زیادہ تر اٹھارویں صدی کے ترک شاعر سنبل زادہ کی پیروی کی۔ شاعر کی حیثیت سے نامق تخلص اسی شہر میں اختیار کیا۔ عربی فارسی کی تکمیل بھی صوفیہ ھی میں کی۔ فارسی کی جو کتابیں یہاں پڑھیں ان میں سعدی کی گلستان اور بوستان قابل ذکر ھیں۔ فرانسیسی زبان بھی انھوں نے باقاعدہ طور پر صوفیہ ھی میں سیکھنا شروع کی اور ۱۸۵۶ء میں سولہ سال کی عمر میں شادی بھی اسی شہر میں کی۔

دفتر ترجمہ میں ملازمت

۱۸۵۷ء میں نامق کمال اپنے نانا کے ساتھ استانبول آگئے جہاں باب عالی کے دفتر ترجمہ میں انھوں نے ملازمت کرلی۔ دو سال بعد ۱۸۵۹ء میں استانبول ھی میں ان کے نانا کا انتقال ہوگیا۔ نامق کمال نے دفتر ترجمہ میں تقریباً پانچ سال (۱۸۶۲ء تک) کام کیا۔ ملازمت کا یہ زمانہ ان کی زندگی میں ایک نیا موڑ ثابت ہوا۔ اسی زمانے میں انھوں نے فرانسیسی زبان کی تکمیل کی اور مغربی ادب کا براہ راست مطالعہ شروع کیا۔ اسی زمانہ میں ان کا استانبول کے ممتاز شعراء سے تعارف ہوا اور وہ انجمن شعراء کے رکن ہوگئے جو عارف حکمت، غالب بے لسکوفچالی نائلی، مظلوم پاشا زادہ ممدوح، فائق، وغیرہ پر مشتمل تھی۔ کمال نے جلد ھی ان شعراء کے درمیان ایک بلند مقام حاصل

کرلیا۔ ایک مختصر دیوان بھی مرتب کیا۔ لیکن کمال کا انداز اب بھی قدیم تھا۔ وہ غالب لسکو فچالی سے خاص طور پر متاثر تھے جو علماء کے طبقے سے تعلق رکھتے تھے اور اسلامی اقدار اور نظریات کے علمبردار تھے۔ نقادوں کا خیال ہے کہ نامق کمال کی مشہور نظم ''حریت،، غالب کی اسی موضوع پر لکھی ہوئی ایک نظم سے متاثر ہوکر لکھی گئی ہے۔ اسی زمانے میں نامق کمال کی ملاقات مشہور ادیب شناسی (۱۸۲۶ء تا ۱۸۷۱ء) سے ہوئی جو جدید ترکی ادب کے بانیوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ شناسی یورپ میں تعلیم حاصل کرچکے تھے اور ہفت‌روزہ اخبار تصویر افکار کے مدیر تھے۔ انھوں نے نامق کمال کی صلاحیت کو دیکھ کر ان کو کلاسیکی نمونوں کی تقلید کی بجائے مغربی انداز اختیار کرنے کا مشورہ دیا۔ نامق کمال نے ۱۸۶۲ء میں ملازمت ترک کردی اور ۱۸۶۴ء تک شناسی کے ساتھ مل کر تصویر افکار کے لئے کام کرتے رہے۔ وہ تصویر افکار میں ''کمال،، کے نام سے مضمون لکھتے تھے۔ ۱۸۶۴ء میں جب شناسی حکومت کی انتقامی کاروائی سے بچکر پیرس فرار ہوگئے تو تصویر افکار کی ادارت نامق کمال نے سنبھال لی۔

نامق کمال نے، ایک ماہ کی مدت کو چھوڑ کر جب کریٹ کے مسئلہ پر اداریہ لکھنے کی وجہ سے اخبار بند کردیا گیا تھا تقریباً تین سال تک تصویر افکار کے مدیر کی حیثیت سے فرائض انجام دئیے۔ ایک سال تک تو وہ اخبار میں زیادہ تر فرانسیسی کتابوں اور تحریروں کے ترجمے شائع کرتے رہے لیکن اس کے بعد انھوں نے سیاسی مضامین لکھنا شروع کردئیے۔ یہ مضامین بہت پسند کئے گئے اور ان کی وجہ سے تصویر افکار سلطنت عثمانیہ کا سب سے بااثر اخبار بن گیا۔ ''نوجوان ترک،، کی اصطلاح سب سے پہلے اسی اخبار میں شائع ہوئی۔

یورپ میں قیام

۱۸۶۵ء میں اصلاحات کے حامی چھ نوجوانوں نے جن میں ادیب و شاعر

ضیاءپاشا (۱۸۲۵ء تا ۱۸۸۰ء) اور نامق کمال کے نام نمایاں ہیں اتفاق حمیت کے نام سے ایک خفیہ تنظیم قائم کی۔ یہ تنظیم جس کو ژون تورک لر، ارباب شباب ترکستان، گنج عثمانلی لر اور ینی عثمانلی لر (۱) وغیرہ مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے، اس کا مقصد ترکی میں آئینی حکومت کا قیام تھا۔ اس زمانے میں عثمانی حکومت کی پالیسی یہ تھی کہ دارالخلافہ میں جن لوگوں سے خطرہ ہوتا تھا ان کو یاتو سلطنت کے دور و دراز حصوں میں جلاوطن کردیا جاتا تھا یا ان مقامات پر عہدے دیدئے جاتے تھے۔ نامق کمال کی تحریروں اور سرگرمیوں سے حکومت تنگ آئی ہوئی تھی اس لئے اس نے نامق کمال کو ایران کا سفیر بنا کر باہر بھیجنا چاہا لیکن انہوں نے یہ منصب قبول نہیں کیا۔ اس دوران میں ایک ترک رہنما مصطفیٰ فاضل پاشا (۲) متوفی ۱۸۷۵ء نے سلطان عبدالعزیز (۱۸۶۱ء تا ۱۸۷۶ء) کو پیرس سے ایک خط لکھا جس میں دستوری حکومت قائم کرنے پر زور دیا گیا تھا اور دستوری حکومت کے فقدان کو سلطنت عثمانیہ کی تمام خرابیوں کی جڑ قرار دیا گیا تھا۔ مارچ ۱۸۶۷ء میں نامق کمال اور ان کے ساتھیوں نے کسی طرح اس خط کی نقل حاصل کرلی اور خط کو پچاس ہزار کی تعداد میں چھاپ کر لوگوں میں تقسیم کرادیا (۳)۔ حکومت نے اس کے جواب میں یہ کاروائی کی کہ ضیاء پاشا کو قبرص کا حاکم بنا کر بھیج دیا اور نامق کمال کو ارض روم کا نائب گورنر بنادیا۔ لیکن نامق

۱۔ The Genesis of Young Ottoman Thought by Sharif Mardin, 1962 Chapter II

۲۔ مصطفیٰ فاضل پاشا والی مصر محمد علی پاشا کے پوتے اور ابراہیم پاشا کے بیٹے تھے۔ اسمعیل پاشا جو مصر کے والی ہوئے ان کے بھائی تھے۔ جون ۱۸۶۶ء تک وہ اسمعیل کے جانشین کی حیثیت سے تخت مصر کے وارث تھے لیکن اس سال ان کو اسمعیل نے سلطان کے مشورہ کے بعد اس حق سے محروم کردیا۔ مصطفیٰ فاضل استانبول میں وزیر تعلیم اور وزیر خزانہ رہ چکے تھے لیکن صدر اعظم فواد پاشا نے ایک تنقید کے بعد مصطفیٰ فاضل کو اپریل ۱۸۶۶ء میں استانبول چھوڑنے کا حکم دے دیا تھا اور وہ اب پیرس میں مقیم تھے۔ یورپ میں ان کے حصے کی جائیداد خدیو اسمعیل نے خرید لی تھی جس کی وجہ سے مصطفیٰ فاضل کثیر دولت کے مالک ہوگئے تھے اور وہ اس رقم سے نوجوان عثمانیوں کی تحریک کی مدد کرتے تھے۔

۳۔ The Geneses of Young Ottoman Thought از شریف ماردین صفحہ ۲۹۔

کمال ابھی استانبول ھی میں تھے کہ ان کو اور ان کے دوسرے ساتھیوں کو فاضل پاشا کا خط ملا کہ اگر وہ پیرس آجائیں اور ان کے ساتھ مل کر کام کریں تو وہ ان کی مدد کرنے کے لئے تیار ھیں۔ اس خط کے ملنے کے بعد نامق کمال اور ضیاء پاشا ایک فرانسیسی جہاز میں استانبول سے خفیہ طور پر یورپ روانہ ھوگئے۔ ان کے ایک اور ساتھی علی سوافی(۲) (۱۸۳۸ء تا ۱۸۷۸ء) بھی جو قسطمونو جلاوطن کردئے گئے تھے راستہ میں ان سے مل گئے اور یہ تینوں ۳۱ مئی ۱۸۶۷ء کو پیرس پہنچ گئے۔

پیرس میں فاضل پاشا نے ان کا خیر مقدم کیا اور شناسی سے ان کی ملاقات کرادی۔ پیرس میں ان نوجوان عثمانیوں نے ینی یا نوجوان عثمانی سوسائٹی کے نام ایک تنظیم قائم کی جس کے سربراہ ضیاء پاشا تھے۔ نئی تنظیم کا مقصد ان اصلاحات کو عملی جامہ پہنانا تھا جن کا خاکہ فاضل پاشا نے سلطان کے نام اپنے خط میں پیش کیا تھا۔ پیرس میں نوجوان عثمانیوں کا ترجمان اخبار مخبر تھا جسے علی سوافی نکالتے تھے۔ فرانس کے پریس قوانین کی وجہ سے پہلے یہ پرچہ لندن سے نکالا گیا اس کے بعد پیرس منتقل کردیا گیا جہاں مخبر کا پہلا پرچہ ۳۱ اگست ۱۸۶۷ء کو نکلا۔ اس دوران فاضل پاشا کا سلطان سے تصفیہ ھوگیا اور وہ استانبول چلے گئے۔ لیکن فاضل پاشا کے زیر ھدایت ھونے والی نئی آئینی تبدیلیاں نوجوان عثمانیوں کے لئے اطمینان بخش نہیں تھیں۔ مخبر میں علی سوافی نے لکھا تھا:

"جدید طرز کی اصلاحات کرنے وقت شریعت کے ماخذ سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا گیا"۔

فاضل پاشا نے مخبر کی پالیسی سے اتفاق نہیں کیا اور ان کے حکم سے نامق کمال نے ۲۹ جون ۱۸۶۸ء کو ایک نیا پرچہ "حریت" نکالا۔ لیکن

۲۔ انگریزی میں Suavi ہے۔ میں یہ معلوم نہیں کرسکا کہ عربی حروف میں Ali Suavi کا نام کس طرح لکھا جاتا تھا۔

حریت کی تنقید بھی فاضل پاشا کو ناگوار گزری اور انھوں نے اس کی مالی امداد کم کردی۔ لئے حالات کی وجہ سے ۶۰ ستمبر ۱۸۶۹ء سے نامق کمال نے حریت سے قطع تعلق کرلیا۔ فاضل پاشا کی امداد بند ہوجانے کے بعد مصر کے خدیواسمعیل نے حریت کے لئے امداد فراہم کرنا شروع کردی تھی اور ضیاء پاشا نے اس کی ادارت سنبھال لی تھی۔ یہ بات نامق کمال کو پسند نہیں تھی اور انھوں نے اخبار سے قطع تعلق کرلیا۔

وطن واپسی اور ”عبرت،، کی اشاعت

حریت سے علیحدہ ہونے کے بعد نامق کمال کچھ دن لندن میں رہے جہاں انھوں نے قرآن مجید کی طباعت کے کام کی نگرانی کی جو فاضل پاشا نے شروع کرائی تھی۔ وہ کچھ مدت ویانا اور بروسلز میں بھی رہے۔ ۱۸۷۰ء میں جرمنی اور فرانس میں جنگ چھڑنے کے بعد ان کو وطن واپس آنے کی اجازت مل گئی اور وہ ۲۳ نومبر ۱۸۷۰ء کو استانبول پہنچ گئے۔

یورپ میں نامق کمال کا قیام تین سال سے زیادہ رہا۔ انھوں نے یہاں اپنا بیشتر وقت، صحافتی سرگرمیوں کے علاوہ، مغربی علوم کے مطالعہ اور تصنیف و تالیف میں صرف کیا۔ انھوں نے پیرس میں خاص طور پر قانون اور معاشیات کا مطالعہ کیا اور متعدد فرانسیسی اور انگریز علماء سے براہ‌راست تحصیل علم کی۔ انھوں نے اس زمانے میں کئی اہم فرانسیسی تصانیف کا ترکی میں ترجمہ بھی کیا۔

استانبول آنے کے بعد فاضل پاشا نے نامق کمال کی صدر اعظم عالی پاشا سے ملاقات کرائی، جنھوں نے نامق کمال کو اس وعدہ پر وطن واپس آنے کی اجازت دی تھی کہ وہ صحافت کا سلسلہ پھر شروع نہیں کریں گے۔ چنانچہ نامق کمال نے کچھ مدت تک ترکی کے پہلے مزاحیہ اخبار دیوژن کے لئے چند مزاحیہ مضامین کے علاوہ اور کچھ نہیں لکھا۔ ستمبر ۱۸۷۱ء میں عالی

پاشا کا انتقال ہو گیا اور محمود ندیم پاشا وزیر اعظم ہوگئے۔ نئے وزیر اعظم نے عام معافی کا اعلان کردیا جس کے بعد باقی نوجوان عثمانی بھی وطن واپس آگئے۔ اب نوجوان عثمانی تحریک کا نیا دور شروع ہوتا ہے۔ اس دور کے روح رواں نامق کمال تھے اور دوسرے ارکان ان کی رہنمائی میں کام کرتے تھے۔(۱)

یورپ جاتے وقت نامق کمال ''تصویر افکار'' کو مشہور ادیب رجائی زادہ محمود اکرم(۲) کے سپرد کرگئے، لیکن اخبار زیادہ دن جاری نہ رہ سکا اور اسی سال (۱۸۶۷ء) میں بند ہوگیا شمارہ نمبر ۸۳۰ آخری اشاعت تھی۔(۳) مصطفیٰ فاضل پاشا تصویر افکار کو پھر سے جاری کرنا چاہتے تھے اور اس مقصد کے لئے ۱۸۷۱ء میں پریس بھی خرید لیا تھا لیکن عالی پاشا کی موت کے ایک ہفتہ کے اندر شناسی کا انتقال ہوگیا۔ چنانچہ فاضل پاشا نے یہ پریس نامق کمال اور ابو الضیاء توفیق کے سپرد کردیا۔

نامق کمال ''استقلال'' کے نام سے ایک اخبار نکالنا چاہتے تھے۔ لیکن چونکہ وہ ایک ایسے اخبار کے مالک تھے جو بند ہوچکا تھا اس لئے مروجہ پریس قوانین کے تحت وہ نئے اخبار کے مالک نہیں ہوسکتے تھے۔ لہذا انھوں نے ایک دوسرے اخبار کو کرایہ پر حاصل کرلیا جو عبرت کے نام سے شائع ہورہا تھا۔ اس طرح نامق کمال کی صحافتی زندگی کے تیسرے دور کا آغاز ہوا۔ پہلا دور تصویر افکار کے متعلق ہے، دوسرا ''حریت'' سے اور تیسرا ''عبرت'' سے متعلق ہے۔

۱۔ The Genesis of Young Ottoman Thought از شریف ماردین صفحہ ۵۹۔

۲۔ رجائی زادہ محمود اکرم (۱۸۴۷ء تا ۱۹۱۴ء) ترکی زبان کے ممتاز شاعر، افسانہ نگار اور نقاد تھے۔ ان کا جدید ترکی ادب کے بانیوں میں شمار ہوتا ہے۔ نظم و نثر میں تقریباً ڈیڑھ درجن کتابوں کے مصنف تھے۔

۳۔ The Turkish Press از پروفیسر حسن رفیق ارتغ مطبوعہ ۱۹۶۴ء استانبول۔

جلاوطنی

عبرت ۱۳ جون ۱۸۷۲ء سے نکلنا شروع ھوا۔ نامق کمال کے مضامین نے جو مستقل اھمیت رکھتے ھیں جلد ھی عبرت کو سلطنت عثمانیہ کا سب سے اھم اخبار بنا دیا ۔ لیکن حکومت نامق کمال کی تند و تیز تنقیدوں کو برداشت نہ کرسکی اور اگلے ماہ عبرت چار ماہ کے لئے بند کردیا گیا اور نامق کمال کو ۲۶ ستمبر ۱۸۷۲ء کو گورنر بنا کر گیلی پولی بھیج دیا گیا۔ چار ماہ کی مدت گذارنے کے بعد ابوالضیاتوفیق نے جو ''حدیقہ،، کے نام سے پہلے سے ایک اخبار نکال رہے تھے ''عبرت،، کو بھی نکالنا شروع کردیا۔ گیلی پولی کے قیام کے دوران بھی نامق کمال حدیقہ اور عبرت میں مضامین لکھتے رھتے تھے۔ حدیقہ میں ان کے مضامین ن۔ق کے نام سے اور عبرت میں ب۔م (باش محرر یعنی چیف ایڈیٹر) کے نام سے شائع ھوتے تھے۔(۱) جلد ھی نامق کمال نے ملازمت ترک کردی اور ۲۰ دسمبر ۱۸۷۲ء کو استانبول آکر عبرت کی پوری ذمہ‌داری سنبھال لی۔ اس کے بعد عبرت پھر ایک بار حکومت کے عتاب کا نشانہ بنا اور ایک ماہ کے لئے بند کردیا گیا۔ نامق کمال کی طوفانی طبیعت کے لئے اس پابندی نے سہمیز کا کام کیا اور انھوں نے اپنے جوش و جذبہ کا اظہار'' وطن ،، کے زیر عنوان ایک ڈرامہ لکھ کر کیا جو یکم اپریل ۱۸۷۳ء کو استانبول میں اسٹیج ھوا۔ یہ ڈرامہ دریائے ڈینیوب کے کنارے واقع قلعہ سلستریا کے دلیرانہ دفاع کے موضوع پر تھا۔ جو ترکوں نے روسیوں کے حملہ کےدوران کیا تھا۔ تماشہ بینوں میں اس ڈرامہ نے ایسا جوش و خروش پیدا کردیا کہ ھال نامق کمال زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ حکومت کو کمال کی یہ مقبولیت ناگوار گذری اور عبرت ۵ اپریل ۱۸۷۳ء کو ھمیشہ کے لئے بند کردیا گیا۔ اگلے دن نامق کمال، احمد مدحت، برکت زادہ اسمعیل حقی۔ اور ابو الضیاء توفیق گرفتار کرلئے گئے۔ کمال کو قبرص میں قلعہ فاماگستا میں اور دوسروں

۱۔ نامق کمال از حکمت دزدار اوغلو (ترکی زبان) مطبوعہ استانبول ۱۹۷۱ء

کو رھوڈس اور عکہ میں جلاوطن کردیا گیا۔

نامق کمال قلعہ فاما گستا میں تین سال دو ماہ نظر بند رہے۔ اپنی سیمابی طبیعت کی وجہ سے وہ یہاں بھی چین سے نہ بیٹھے۔ والی قبرص نے ان کو نقل و حرکت کی آزادی دے دی تھی اور لوگ ان سے گھر آ کر مل سکتے تھے۔ نامق کمال نے نظر بندی کی اس مدت میں کئی ڈرامے، ناول اور تنقیدیں لکھیں۔ ڈرامہ ''عاکف بے'' کا خاکہ اسی زمانے میں تیار کیا گیا اور جب پابندیاں ہلکی ہوئیں تو اس کو شائع کروا دیا۔ ضیا پاشا کے ترکی نظموں کے مجموعے ''خرابات'' پر جو ترک شاعروں کے کلام کا انتخاب تھا اور اسی زمانے میں ضیا پاشا نے شائع کیا تھا نامق کمال نے اپنی مشہور تنقید ''تخریب خرابات'' اسی زمانے میں لکھی۔ یہ تنقید ابو الضیا توفیق کے رسالے ''مجموعہ ابو الضیاء'' میں شائع ہوئی اور بعد میں کتابی شکل میں طبع ہوئی۔

۳۰ مئی ۱۸۷۶ء کو سلطان عبدالعزیز معزول کردئے گئے اور ان کی جگہ سلطان مراد کو خلیفہ بنایا گیا۔ عبدالعزیز کی معزولی میں ممتاز مدبر مدحت پاشا (۱۸۲۲ء تا ۱۸۸۳) کا ھاتھ تھا اور مراد کو ترک محبان وطن اپنا ھمدرد سمجھتے تھے اس لئے اس واقعہ کو حریت پسند نوجوانوں کی کامیابی سمجھا گیا۔ چنانچہ مراد کی تخت نشینی پر تمام نظربندوں کو رھا کردیا گیا نامق کمال بھی ۷ جون ۱۸۷۶ء کو استانبول واپس آگئے۔

آخری ایام :

۲ نومبر کو نامق کمال شورائے دولت یعنی کونسل آف اسٹیٹ کے رکن مقرر کئے گئے اور چند دن بعد آئینی سب کمیٹی کے رکن نامق کمال نے مدحت پاشا اور ضیا پاشا کے ساتھ مل کر آئین کی تیاری میں حصہ لیا۔ اس دوران میں مراد کو دماغی معذوری کی وجہ سے صرف ۹۳ دن بعد معزول کردیا گیا۔ نئے حکمراں سلطان عبدالحمید نے شروع میں دستور کی پابندی کرنے کا وعدہ

کیا لیکن انھوں نے جلد ہی دستور منسوخ کردیا۔ ۵ فروری ۱۸۷۷ء ک
مدحت پاشا بھی برطرف کردئیے گئے اور چند روز بعد نامق کمال کو بھی ا
الزام کے تحت گرفتار کر لیا گیا کہ وہ سلطان کو معزول کرنا چاہتے تھے
اگرچہ عدالت نے نامق کمال کو اس الزام سے بری کردیا لیکن سلطان ۔
ان کو رہا نہیں کیا۔ ساڑھے پانچ ماہ استانبول کی جیل میں رہنے کے بہ
وہ جزیرہ مدلی (Chios) جلاوطن کردئے گئے۔ سلطان نے ان کو سفر خرچ د
اور پچاس لیرا ماہانہ وظیفہ مقرر کردیا۔

جلاوطنی کے دوران نامق کمال عثمانی اسمبلی کے ارکان سے خط و کتاب
کرتے رہے اور سیاست پر اثر انداز ہوتے رہے۔ لیکن جب سلطان نے اسمب
معطل کردی تو یہ کام بھی ختم ہوگیا۔ انھوں نے اپنی ایک مشہور نظم "سہاجر
اسی زمانے میں لکھی۔ ڈرامہ جلال الدین خوارزم شاہ اور ناول جزی بھی ا
زمانہ میں لکھی۔

دوسال بعد اپریل ۱۸۷۹ء میں نامق کمال کو اسی جزیرہ کا حا
بنادیا گیا۔ وہ پانچ سال تک اس جزیرہ کے حاکم رہے۔ تصنیف و تالیف
نقطہ نظر سے مدلی کا یہ زمانہ قبرص کی نظر بندی کے بعد سب سے زیادہ
آور ثابت ہوا۔ اس زمانے میں انھوں نے کئی کتابیں تالیف و ترجمہ کیں
اس جزیرہ میں پہلی مرتبہ نامق کمال کے پھیپھڑوں میں وہ خرابی پیدا ہو
جو ان کی قبل از وقت موت کا باعث ہوئی۔

اکتوبر ۱۸۸۴ میں نامق کمال کو جزیرہ رھوڈس کا حاکم بنا دیا
جہاں وہ تین سال رہے۔ یہاں انھوں نے متعدد تعمیراتی اور رفاہی کاموں م
حصہ لیا۔ اور یہاں کی شاندار لائبریری کی مدد سے، جس کی توسیع میں انھوں
ذاتی طور پر حصہ لیا تھا اور ہندوستان، ایران، مصر اور یورپ گماشتے بھیج
ذاتی خرچ پر کتابیں منگوائی تھیں، انھوں نے سلطنت عثمانیہ کی تاریخ مرتب
کرنا شروع کی۔

نامق کمال ایک بار پھر رھوڈس سے ساکز منتقل کردئے گئے۔ یہاں بھی وہ تاریخ نویسی اور دوسری سرگرمیوں میں صحت کی خرابی کے باوجود تن دھی سے مصروف رہے۔ لیکن ایک روز سلطان کا حکم پہنچا کہ نہ تو وہ تاریخ شائع کرسکتے ھیں اور نہ مزید لکھ سکتے ھیں۔ نامق کمال نے جب استانبول میں دفتر ترجمہ میں ملازمت کی تھی اور شعراء کی انجمن کے رکن بنے تھے اس وقت ان کو اپنے شاعر ساتھیوں کی ترغیب پر شراب پینے کی لت لگ گئی تھی(۱)۔ شراب خوری نے ان کی صحت پر بہت برا اثر ڈالا تھا اور معلوم ھوتا ھے کہ اب ان کی قوت مدافعت جواب دے چکی تھی۔ اس لئے جب کمال کو تخلیقی سرگرمیوں سے روک دیا گیا تو ان کو اتنا صدمہ ھوا کہ حکم ملنے کے بعد والی رات کو ان کا انتقال ھوگیا۔ ان کے انتقال کی تاریخ ۲ دسمبر ۱۸۸۸ء ھے۔ وفات کے وقت ان کی عمر صرف ۴۸ سال تھی۔

نامق کمال کی نعش اسی جزیرہ میں مسجد کے سامنے دفن کردی گئی پھر ان کے صاحبزادہ علی اکرم نے جزیرہ نما گیلی پولی میں بولیر کے مقام پر جو قصبہ گیلی پولی کے شمال میں آٹھ میل کے فاصلے پر واقع ھے ان کی نعش منتقل کردی۔ یہاں وہ فوجی اعزاز کے ساتھ ایک بزرگ سلیمان پاشا کے مقبرہ میں دفن کردئے گئے۔ سلطان عبدالحمید نے کمال کی قبر پر شاندار مقبرہ بنادیا۔ سلیمان شاہ کا مقبرہ پہلے ھی سے زیارت گاہ تھا اب نامق کمال کے دفن ھونے کے بعد یہ جگہ قومی زیارت گاہ بن گئی۔ ۱۹۰۸ء کے دستوری انقلاب کے بعد جب سلطان عبدالحمید تخت سے اتار دئے گئے تو انجمن اتحاد و ترقی کے ارکان نے حکومت سنبھالنے کے بعد پہلا کام یہ کیا کہ وہ نامق کمال کی قبر پر آئے اور اس عظیم رھنما کو خراج عقیدت پیش کیا(۲)۔

۱۔ نامق کمال از حکمت دزدار اوغلو (ترکی زبان) مطبوعہ استانبول ۱۹۷۱ء۔

۲۔ انسائکلوپیڈیا آف اسلام مضمون نامق کمال۔

ترکی سیاست اور ادب پر نامق کمال کے اثرات

نامق کمال کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ طبقہ اشراف سے تعلق رکھنے کے باوجود وہ پیدائشی احتجاج پسند اور انقلابی تھے۔ ان کی زندگی کے اس مختصر جائزے سے جو ان صفحات میں پیش کیا گیا ہے اس قول کی صداقت ایک حد تک ثابت ہوجاتی ہے۔ نامق کمال نے اپنے نظریات اور عقائد کیلئے زبردست قربانیاں دیں لیکن یہ قربانیاں ضائع نہیں گئیں۔ ان کے افکار و خیالات نے ترکی کی جدید زندگی کی تشکیل پر گہرا اثر ڈالا۔ خالدہ ادیب لکھتی ہیں کہ:

"تنظیمات کے دور اور اس سے پہلے کے ان ادیبوں میں سے جنہوں نے کسی خاص نصب العین کے لئے اپنی ادبی صلاحیتوں سے کام لیا کسی نے بھی نامق کمال کے برابر کامیابی حاصل نہیں کی۔ عبدالحمید کے دور میں چوتھائی صدی سے زیادہ مدت ہزاروں افراد نے اپنا مستقبل اپنی ملازمتیں حتی کہ جانیں بھی نامق کمال کی تحریروں اور کتابوں کو چھپ چھپ کر پڑھنے کے لئے اور ان کے افکار کو عام کرنے کے لئے قربان کردیں۔ یہ نوجوان جن میں اسکولوں کے بچے تک ہوتے تھے سینکڑوں کی تعداد میں جہازوں میں بھر بھر کر استانبول سے یمن اور طرابلس بھیج دئے جاتے تھے جہاں وہ جلاوطنی کی زندگی گذارتے تھے"(۱)

شریف ماردین کے خیال میں نامق کمال کے سیاسی نظریات کو اگرچہ غلبہ اس وقت تک رہا جب ضیاء گوک الپ نے اپنا سیاسی نظریہ پیش کیا لیکن ترکوں کے سیاسی افکار اور ترکی ادب پر اس کے اثرات آج بھی موجود ہیں۔ ان کے اداریوں نے ترکی صحافتی اسلوب کا جس طرح تعین کیا اس کی تقلید آج

۱۔ ترکی میں مشرق اور مغرب کی کشمکش (انگریزی) از خالدہ ادیب صفحہ ۱۰۳ (مطبوعہ شیخ محمد اشرف لاھور۔ ۱۹۶۳)

بھی کی جاتی ہے۔ اس طرح ترک سیاسی رہنما آج بھی جو تقریریں کرتے ہیں ان میں نامق کمال کی حب الوطنی کی گونج سنائی دیتی ہے(۱)۔

ڈاکٹر جرمانوس لکھتے ہیں:

"وہ میدان عمل کا دھنی تھا اور اس کی ذات ہر ترکی محب وطن اور پرجوش انقلابی کے لئے نمونہ بن سکتی ہے۔ اس کی ادبی کوتاہیوں کے باوجود ترکوں کے دلوں میں کمال کی جگہ بحیثیت ایک بلند پایہ اور بہترین مصنف کے ہمیشہ باقی رہے گی اس لئے کہ جس روح نے ترکی کو گرمادیا وہ کمال ہی کی پیدا کی ہوئی تھی"(۲)۔

نامق کمال ہی نے ترکوں کو سب سے پہلے وطن، ملت اور حریت کے تصورات سے آشنا کیا۔ لفظ حریت کمال کی ایجاد ہے اور وطن کی اصطلاح انھوں نے پہلی بار وسیع پیمانے پر استعمال کی۔ سیاسی تحریروں میں ان کے مضامین کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ مدلل ہوتے ہیں اور ہر قسم کی صناعی سے مبرا۔ آج بھی ان کی تحریریں ان کے دوسرے ہمعصروں کے مقابلے میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہیں۔ عبرت کو انھوں نے ایک مثالی اخبار بنادیا تھا اس میں شائع ہونے والے مضامین اب بھی بار بار شائع ہوتے ہیں اور عبرت کے وہ نمبر محفوظ کرلئے گئے ہیں جن میں وہ شائع ہوئے تھے۔

تصانیف:

ایک ادیب اور شاعر کی حیثیت سے نامق کمال کو ترکی زبان کے مجدد کی حیثیت حاصل ہے۔ وہ چھ ڈراموں، دو ناولوں چند تنقیدی کتب اور کتابچوں اور ایک دیوان اشعار کے مصنف ہیں۔ اگرچہ ان کے سیاسی اور اجتماعی نظریات کی جھلک ان تمام اصناف ادب میں صاف نظر آتی ہے لیکن وہ کتابیں

۱۔ ترکوں کی اسلامی خدمات۔

۲۔ The Genesis of Young Ottaman Thought صفحہ ۲۸۶۔

جن میں ان کے تصورات زیادہ واضح اور مکمل شکل میں نظر آتے ہیں حسب ذیل ہیں :

۱ - مقدمہ تاریخ آل عثمان

۲ - تاریخ آل عثمان

۳ - اوراق پریشان : جس میں سلطان صلاح‌الدین، امیر لوروز (جس کی کوشش سے اہل خانی حکمراں غازان خان مسلمان ہوا تھا)، محمد فاتح اور سلطان سلیم اول کے سوانح مثالی حکمرانوں کی حیثیت سے پیش کئے ہیں -

۴ - ۵ - رویا اور سرگزشت : یہ دونوں ایک طرح کی یوٹوپیا ہیں اور خواب کی شکل میں بیان کی گئی ہیں - تھیوڈور مینزل کے خیال میں رویا نامق کمال کی سب سے زور دار کتاب ہے -

۶ - فرانسیسی مورخ وولنے (Volney) ۱۷۵۷ء تا ۱۸۲۰ء کی کتاب "پالمائرہ کے کھنڈر" کا ترجمہ قوموں کا عروج و زوال اس کتاب کا موضوع ہے

۷ - فرانسیسی ادیب اور سیاسی مفکر مونٹیسکیو(۱) (۱۶۸۹ء تا ۱۷۵۵ء) کی کتاب

۸ - رینان مدافعہ سی : جس میں فرانسیسی مصنف رینان کے اس الزام کی تردید کی ہے کہ اسلام سائنس کی ترقی کی راہ میں حائل ہے -

۹ - فرانسیسی فلسفی اور سیاست داں کوندورسے (Condorcet) (۱۷۴۳ء تا ۱۷۹۴ء) کی کتاب "ذہن انسانی کی ترقی کی تاریخی تصویر کا خاکہ" کا ترجمہ - یہ کتاب غالباً ابھی تک غیر مطبوعہ ہے -

۱۰ - بیکن کی بعض تحریریں - یہ بھی غیر مطبوعہ ہے -

---

۱ - Montesquieu

ان کتابوں سے زیادہ جس ماخذ سے نامق کمال کے سیاسی اور عمرانی خیالات معلوم ہوتے ہیں وہ تصویر افکار، حریت اور عبرت میں شائع ہونے والے مضامین ہیں۔ ان مضامین کے حسب ذیل تین مجموعے کتابی شکل میں موجود ہیں:

۱۱۔ منتخبات تصویر و افکار (ادبی مضامین) مطبع ابو الضیاء

۱۲۔ منتخبات تصویر افکار (سیاسی مضامین) مطبع ابوالضیاء

۱۳۔ مقالات سیاسیہ و ادبیہ مرتبہ علی اکرام۔ یہ مجموعہ کلیات کمال بھی کہلاتا ہے۔ رینان کو نامق کمال نے جو جواب دیا تھا وہ بھی اس میں شامل ہے۔

۱۴۔ نامق کمال و عبرت گزٹ۔ مطبوعہ ۱۹۳۸ - مرتبہ مصطفی نہاد اوزون۔ اول الذکر دونوں مجموعے عربی رسم‌الخط میں ہیں جب کہ یہ مجموعہ جو عبرت میں شائع ہونے والے مضامین پر مشتمل ہے موجودہ لاطینی رسم الخط میں ہے۔(۱)

۱۵۔ نامق کمال کے افکار کا ایک بہت اچھا ماخذ ان کے مکتوبات بھی ہیں جن کا ایک نہایت جامع مجموعہ حال ہی میں (۱۹۷۲ء) عمر فاروق آکون نے مرتب کرکے استانبول سے شائع کیا ہے اور تقریباً سینکڑوں صفحات پر مشتمل ہے۔(۲)

۱۔ تصویر افکار، حریت اور عبرت کے علاوہ نامق کمال نے حسب ذیل اخبار اور رسالوں میں بھی مضامین لکھے جو غالباً ابھی تک کتابی شکل میں شائع نہیں ہوئے ہیں: مراۃ، مخبر، بصیرت، دیوژن، حدیقہ، اتحاد، صداقت، وقت، محرر، اور مجموعہ ابو الضیاء۔

۲۔ نامق کمال کے خطوط کے ذیل کے دو اور مجموعے مشہور ترکی فاضل فوزیہ عبداللہ تنسل (Tansel) نے شائع کئے ہیں:

۱۔ نامق کمال کے مکتوبات جلد اول (۱۹۶۷ء) ۵۱۸ صفحات

۲۔ نامق کمال اور عبدالحق حامد خصوصی مکتوبات کی روشنی میں (۱۹۴۹ء) صفحات ۱۷۲ یہ کتاب عظیم ترک شاعر عبدالحق حامد (۱۸۵۲ء تا ۱۹۳۷ء) اور نامق کمال کے درمیان ہونے والی خط و کتابت پر مبنی ہے۔

مضامین اور مکتوبات کے علاوہ نامق کمال کے سرکاری کاغذات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ انسائکلوپیڈیا آف اسلام کے مقالہ نگار کے مطابق یہ کاغذات اور دستاویزات جن کی تعداد بیشمار ہے ریاست کی تشکیل اور اصلاح کے بارے میں مقالات ھیں۔ حقوق عامہ، قانون، تاریخ، سیاسی معیشت اور فلسفہ عمرانیات وہ موضوع ھیں جن پر ان میں بحث کی گئی ہے۔

نامق کمال کے ادبی نظریات کے مطالعہ کے لئے ''تخریب خرابات،، اور '' تعقیب خرابات،، کے علاوہ وہ مقدمے قابل ذکر ھیں جو انہوں نے جلال‌الدین خوارزم شاہ، بہار دانش اور بعض دوسری کتابوں پر لکھے ھیں۔

نامق کمال کے مقالات کا ابھی تک کوئی مکمل مجموعہ شائع نہیں ھوا ہے۔ وہ مجموعے جن کا پیچھے ذکر کیا گیا ہے نامکمل ھیں۔ ان کے ان مضامین کو ان مجموعوں میں عام طور پر نظر انداز کردیا گیا ہے جو نامق کمال کی اسلامی فکر کی عکاسی کرتے ھیں۔ لیکن خوش قسمتی سے وہ تمام اخبارات جن میں نامق کمال کے مضامین شائع ھوئے تھے ترکی کے کتب خانوں میں محفوظ ھیں اور محققین اپنی تصانیف میں ان سے استفادہ کرتے رھتے ھیں۔ انگریزی کی کتابوں میں ان مضامین سے سب سے زیادہ استفادہ شریف ماردین نے اپنی کتاب (The genesis of young ottoman thought) میں کیا ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے نامق کمال کے تقریباً چالیس مقالات سے، جو 'تصویر افکار، حریت اور عبرت میں شائع ھوئے تھے فائدہ اٹھایا ہے۔ لیکن کتاب میں جو اقتباسات دئے گئے ھیں وہ اتنے مختصر ھیں کہ پڑھنے والا نامق کمال کی فکر کو پوری طرح سمجھ نہیں پاتا اور تشنگی محسوس کرتا ہے۔ نامق کمال کی اسلامی فکر کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ان مقالات کا انگریزی یا اردو میں مکمل ترجمہ کیا جائے

نامق کمال سے متعلق کتابیں

نامق کمال کے حالات اور افکار پر ترکی زبان میں جس قدر لکھا گیا ہے،

اتاترک کے علاوہ کسی اور نامور ترک پر اس قدر نہیں لکھا گیا۔ حکمت دزدار اوغلو نے اپنے کتابچہ ''نامق کمال: ان کا فن اور تصانیف،، میں تحقیقی مضامین اور مقالوں کے علاوہ ۷۵ کتابوں کے نام لکھے ہیں جو ۱۹۶۷ء تک ترکی زبان میں نامق کمال پر لکھی جاچکی تھیں۔ ان میں سے چند اہم کتابیں حسب ذیل ہیں:

(۱) اسمعیل حکمت، ارتائیلان: نامق کمال۔ مطبوعہ ۱۹۳۱ء۔ تعداد صفحات ۱۶۰

(۲) ڈاکٹر رضا نور: نامق کمال۔ ۱۹۳۶۔ صفحات ۲۰۷

(۳) نجیب فاضل کساکیورک: نامق کمال: شخصیت، تصانیف اور اثرات طبع اول ۱۹۴۰۔ صفحات ۳۱۲۔ دوسرا ایڈیشن ۱۹۶۶ء

(۴) نامق کمال کے بارے میں (Namik Kemal Hakkinda) مطبوعہ ۱۹۴۲۔ یہ کتاب استانبول یونیورسٹی کے شعبہ لسانیات، تاریخ و جغرافیہ کی طرف سے شائع کی گئی ہے اور نامق کمال سے متعلق ممتاز ترک ادیبوں کے مضامین کا مجموعہ ہے۔

(۵) مدحت جمال قونتای: نامق کمال اپنے دور کے انسانوں اور واقعات کے درمیان۔ جلد اول مطبوعہ ۱۹۴۴، صفحات ۶۰۷۔ جلد دوم مطبوعہ ۱۹۴۹ء صفحات ۶۷۷، جلد سوم مطبوعہ ۱۹۵۶، صفحات ۸۲۸

(٦) محمد کاپلان: نامق کمال: حیات اور تصانیف۔ مطبوعہ ۱۹۴۸ء صفحات ۲۳۷۔

Ismail Hikmet (Ertaylan) : Namik Kemal -1
Dr. Riza Nur : Namik Kemal -2
Necip Fazil Kisakurek : Namik Kemal, Shahsiyeti, Eseri, Tesiri -3
Namik Kemal Hakkinda -4
Mithat Cemal Kuntay: Namik Kemal, Devrinin Insanlari ve Olaylari Arasinda -5
Mehmet Kaplan : Namik Kemal, Hayati ve Eserleri -6

یہ کتابیں اس لحاظ سے اہم ہیں کہ ان میں نامق کمال کے حالات کے علاوہ ان کی فکر کے ہر پہلو کا جائزہ لیا گیا ہے اور ان کی تحریروں سے اقتباسات دئے گئے ہیں ۔

ان کے علاوہ ذیل کی دو کتابیں اگرچہ براہ راست نامق کمال سے متعلق نہیں ہیں لیکن اس اعتبار سے اہم ہیں کہ ان میں نامق کمال کے افکار کے بارے میں قیمتی معلومات درج ہیں ۔ یہ دونوں کتابیں ترکی زبان میں ہیں ۔

Tanzimat I: 100 NCU Yildonumu Munasebetile.

Tanpinar, Ahmet Hamdi : Ondokuzuncu Asir Turk Edebiyati Tarihi.

(۱) تنظیمات : صد سالہ جشن سالگرہ۔ یہ کتاب ۱۹۴۰ء میں تنظیمات کی صد سالہ سالگرہ کے موقع پر انجمن تاریخ ترک کی طرف سے شائع کی گئی تھی ۔ اس میں صفحہ ۷۷۷ سے ۸۰۷ تک احسان سنگو کا ایک مضمون ہے جس میں نامق کمال کے اسلامی افکار پر بحث ہے اور نامق کمال کے حریت میں شائع ہونے والے مضامین سے طویل اقتسابات دئے گئے ہیں ۔

(۲) انیسویں صدی میں ترک ادبیات کی تاریخ مطبوعہ ۱۹۵۶ء۔ یہ کتاب عصر حاضر کے نامور ترک مصنف اور ادیب احمد حمدی تانپنار کی لکھی ہوئی ہے ۔

✱ ✱